بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۷ شعبان ۱۳۹۰ھ - ۹ اخاء ۱۳۴۹ ہش - ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سزا کے متعلق پوری بصیرت حاصل کر لینے کے بعد ہرگز ممکن نہیں کہ تم گناہ پر دلیر ہو سکو

یہ ایسی بدیہی بات اور سچی فلاسفی ہے جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتی

"ہرگز ممکن نہیں اور کسی طرح ممکن نہیں کہ تم اس بات کی پوری بصیرت حاصل کر کے کہ گناہ کرنے کے ساتھ ہی ایک بجلی کی طرح تم پر سزا کی آگ برسے گی پھر بھی تم گناہ پر دلیر ہو سکو گے۔ یہ ایسی فلاسفی ہے جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتی۔ سوچو اور خوب سوچو کہ جہاں جہاں سزا پانے کا پورا یقین تمہیں حاصل ہے وہاں تم ہرگز اس یقین کے برخلاف کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ بھلا بتلاؤ کیا تم آگ میں اپنا ہاتھ ڈال سکتے ہو۔ کیا تم پہاڑ کی چوٹی سے نیچے اپنے تئیں گرا سکتے ہو؟ کیا تم کنوئیں میں گر سکتے ہو؟ کیا تم چلتی ہوئی ریل کے آگے لیٹ سکتے ہو؟ کیا تم شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ دے سکتے ہو؟ کیا تم دیوانہ کتے کے آگے اپنا پیر کر سکتے ہو؟ کیا تم ایسی جگہ ٹھہر سکتے ہو جہاں بڑی خوفناک صورت سے بجلی گر رہی ہے؟ کیا تم ایسے گھر سے جلد باہر نہیں نکلتے جہاں شہتیر ٹوٹنے لگا ہے یا زلزلہ سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی ہے؟ بھلا تم میں سے کون ہے جو ایک زہریلے سانپ کو اپنے پلنگ پر دیکھے اور جلد کود کر نیچے نہ آ جائے بھلا ایک ایسے شخص کا نام تو لو کہ جب اسکے کوٹھے کو جس کے اندر وہ سوتا تھا آگ لگ جائے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر باہر کو نہ بھاگے؟ تو اب بتلاؤ کہ ایسا تم کیوں کرتے ہو اور کیوں ان تمام موذی چیزوں سے علیحدہ ہو جاتے ہو؟ مگر وہ گناہ کی باتیں جو ابھی میں نے لکھی ہیں ان سے تم علیحدہ نہیں ہوتے؟ اس کا کیا سبب ہے؟ پس یاد رکھو کہ وہ جواب جو ایک عقلمند پوری سوچ اور عقل کے بعد دے سکتا ہے وہ یہی ہے کہ ان دونوں صورتوں میں علم کا فرق ہے یعنی خدا کے گناہوں میں اکثر انسانوں کا علم ناقص ہے اور وہ گناہوں کو برا تو جانتے ہیں مگر شیر اور سانپ کی طرح نہیں سمجھتے۔ اور پوشیدہ طور پر ان کے دلوں میں یہ خیالات ہیں کہ یہ سزائیں یقینی نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کے وجود میں بھی ان کو شک ہے کہ وہ ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو پھر کیا خبر کہ روح کو بعد مرنے کے بقا ہے یا نہیں۔ اور اگر بقا بھی ہے تو پھر کیا معلوم کہ ان جرائم کی کچھ سزا بھی ہے یا نہیں۔ بلاشبہ بہتوں کے دلوں کے اندر یہی خیال چھپا ہوا موجود ہے جس پر انہیں اطلاع نہیں لیکن وہ خوف کے تمام مقامات جن سے وہ پرہیز کرتے ہیں جن کی چند نظیریں میں لکھ چکا ہوں انکی نسبت سب کو یقین ہے کہ ان چیزوں کے نزدیک جا کر ہم ہلاک ہو جائیں گے اس لئے انکے نزدیک نہیں جاتے بلکہ ایسی مہلک چیزیں اگر اتفاقاً سامنے بھی آ جائیں تو چیخیں مار کر ان سے دور بھاگتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہی ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے کے وقت انسان کو علم یقینی ہے کہ ان کا استعمال موجب ہلاکت ہے مگر مذہبی احکام میں علم یقینی نہیں ہے بلکہ محض ظن ہے اور اس جگہ رؤیت ہے اور اس جگہ محض کہانی ہے"۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صفحہ ۲۵، ۲۶)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۸ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

کل حضور مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد قریباً نصف گھنٹہ احباب میں تشریف فرما رہے اور احباب کو مختلف جماعتی امور کے متعلق زرّیں ارشادات سے نوازا۔

● ربوہ ۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید قریباً اڑھائی تین ماہ ایبٹ آباد میں قیام فرمانے کے بعد ۵ اخاء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے موٹر کار کے حادثہ کے اثرات دور ہونے کے باعث آپ کی صحت بحال ہو گئی ہے لیکن پچھلے دنوں طبیعت ناساز ہو گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے اسکی وجہ جگر میں خرابی بتائی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو پہلے ہی کی طرح پوری مستعدی اور تندہی سے دینی اور جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

● ربوہ ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد نائیجیریا میں چھ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۷ اخاء کی شام کو جناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ احبابِ جماعت نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے انہیں پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے مرکزِ سلسلہ میں ان کی مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور انہیں خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

● احباب کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دو تین روز مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب مشیر قانونی و ناظم جائداد کی والدہ صاحبہ کو خاصا افاقہ رہا لیکن اب پھر یکبارگی بے حد کمزوری اور ضعف لاحق ہو گیا ہے چنانچہ کل رات سے آکسیجن لگائی گئی ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی اور دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

● مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریکِ جدید کے فرزندِ اکبر

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مغربی افریقہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے دیکھے الفاظ میں ان کا بیان ممکن نہیں ہے

اہلِ افریقہ پیار اور ہمدردی کے بھوکے ہیں انکے دکھوں کا علاج صرف آپکے پاس ہے اور وہ بہر حال آپ نے ہی کرنا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا ہے کہ اب وقت ہے کہ وہاں پر کم از کم ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ کئے جائیں

اسی غرض سے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے احباب کو اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے

سفرِ مغربی افریقہ سے واپسی پر کراچی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے کامیاب تبلیغی سفر سے واپسی پر احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۷ احسان ۱۳۴۹ ہش (۷ جون ۱۹۷۰ء) کو بعد نماز مغرب، جماعتِ احمدیہ کراچی سے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار یوسف سلیم ایم۔اے)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

آج میں اپنے

ربِّ کریم کے فضلوں کا منادی

بن کر آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھائے ان کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تصور میں بھی نہیں تھا کہ کس قسم کے وہ پیارے انسان ہیں اور اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کی محبت کس رنگ میں ان کے دلوں اور سینوں میں موجزن ہے۔ وہاں جا کر

پہلا تأثر اور مشاہدہ

یہ تھا کہ ان کی محبت جنون کا رنگ لئے ہے۔ وہ مجھے دیکھتے تھے اور دیکھتے ہی رہ جاتے تھے۔ زبان پر الفاظ نہیں آتے تھے۔ ساری محبت سمٹ کر ان کی آنکھوں میں سما جاتی تھی۔ تب میں نے سوچا کہ میرے جیسے ایک عاجز انسان کے ساتھ ان کا یہ سلوک کیوں ہے؟ اور ان کی اس کیفیت کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا انہیں کیا حق پہنچتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے پھر میں نے بھرے مجمعوں میں یہ کہا کہ تمہارے دل اور تمہاری روح خوشی سے لبریز ہیں۔ تمہاری آنکھوں سے محبت کے چشمے چھلک رہے ہیں اور تمہیں خوش ہونا ہی چاہیئے کیونکہ آج احمدیت کی تاریخ میں پہلی بار اور اسی طرح تمہاری زندگیوں میں پہلی مرتبہ یہ واقعہ ہوا کہ وہ جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری امت میں سب سے پیارا تھا، حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس محبوبِ محمدؐ کا ایک نائب اور خلیفہ تم میں پہلی بار کھڑا ہے اور تمہیں یہ موقع ملا کہ تم اسے دیکھو اور تم اس سے بات کرو۔ اس کی باتیں سنو اور تم اس کی برکات سے حصہ لو۔ تمہارے لئے یہ خوشی کا دن ہے جس قدر چاہو خوشی مناؤ۔

جب میں نے انہیں بتایا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوثر کا وعدہ دیا گیا تھا اور اس باوفا

ربّ العٰلمین نے اپنے وعدہ کو پورا کیا

اور امتِ محمدیہ میں کروڑوں انسانوں کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا فدائی بنا دیا اور ہر صدی ہمیں اس موجزن سمندر سے بھری نظر آتی ہے اور قیامت تک یہی ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن ان اربوں فدائیوں میں سے ہمارے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک کو منتخب کیا اور اپنی امت کو یہ کہا کہ اگر تمہاری زندگیوں میں وہ مبعوث ہو جائے تو تمہارا فرض ہے کہ میرا سلام اس تک پہنچاؤ۔ ساری امت میں سے، اپنے زمانہ سے لے کر قیامت تک کسی اور کو اس سلام کا نہ حق دار ٹھہرایا اور نہ سلام پہنچانے کا انتظام کیا۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند کا چونکہ نائب آج تمہارے درمیان ہے اس لئے تمہاری خوشی جائز اور تم حق دار ہو اس بات کے

کہ تم جس قدر چاہو آج خوش ہو اور میں بھی خوش ہوں۔

میں اس لئے خوش ہوں کہ آج سے قریباً اسّی سال قبل ایک گمنام گاؤں میں اللہ کے حکم اور اس کے جلال اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے ایک آواز بلند کی گئی تھی۔ وہ آواز اپنے ابتدائی دور میں یکہ و تنہا آواز تھی اور جب اس ایک آواز کو دُنیا نے سُنا تو دُنیا کی ساری طاقتیں اس کو خاموش کرنے کے لئے جمع ہو گئیں۔ مگر دنیا کی ساری طاقت اس اکیلی آواز کو خاموش نہیں کر سکی۔ چونکہ فنا کے مقام پر وہ شخص کھڑا تھا اور اس کی آواز اللہ کی آواز اور اس کی آواز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز تھی اور دنیا کی سب طاقتیں جمع ہو کر بھی اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو خاموش کرنے کی اہلیت نہیں رکھتیں۔ آج تمہارے مونہوں سے جب میں اللہ کی حمد کے ترانے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے عظیم فرزند پر درود کے الفاظ سُنتا ہوں تو میں خوش ہوں اور بہت ہی خوش ہوں کہ

اسّی سال قبل جو اکیلی آواز تھی

اس کی صداقت پر آج تم میں سے ہر شخص گواہی دے رہا ہے۔ اب سات ہزار میل دُور نہ کبھی اس منادی کی آواز کو سُنا۔ نہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند کے حُسن اور نور کو کبھی دیکھا۔ نہ کبھی اس سے قبل اس کے نائبین اور خلفاء سے ملاقات کا موقع ملا۔ اس کے باوجود تمہارے دل اسکی عظمت کو پہچانتے، اس کی محبت میں لبریز اور اس کے نور سے منور ہیں۔ وہی نور جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے حاصل کیا اور آگے دنیا تک پہنچایا اس لئے میں آج خوش ہوں اور بے حد خوش ہوں۔ بعض دفعہ بارہ بارہ ہزار کا مجمع میرے سامنے ہوتا تھا ایک ایک جلسے میں اور سات ہزار میل دُور مرکز سے۔ اور مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ انسانوں کا اکٹھ اور اجتماع نہیں بلکہ

محبت کا ایک سمندر

ہے جو میرے سامنے ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ تمہارے لئے بھی اللہ نے خوشی کے سامان پیدا کر دیئے اور میرے لئے بھی خوشی کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ وہ اکیلی آواز جس کو دنیا خاموش کرنے کے لئے پیچھے پڑ گئی اور اپنی ساری طاقت خرچ کر دی۔ خدا تعالیٰ کے عمل نے ثابت کر دیا کہ اس کو خدا کی حفاظت حاصل ہے اس کا پیار حاصل ہے۔ اس کا وجود فنا فی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے اس بچے کا وجود ہے جو پیار کرنے والی ماں کی گود میں ہوتا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق ماں اس کی حفاظت کرتی ہے اور جان بھی دے دیتی ہے۔ لیکن ہمارے پیدا کرنے والے رب کی طاقتوں کا نہ کوئی شمار اور نہ کوئی حد و حساب ہے۔ جس کو خدا اپنی گود میں بٹھا لے اس کو کون فنا کر سکتا یا ہلاک کر سکتا ہے۔ لیکن مُنہ کے دعوے اور ہیں۔ اللہ کا عمل اور ہے۔ بہتوں نے دعوے کئے مگر خدا کے عمل نے انکے دعووں کو جھٹلا دیا مگر یہاں ایک عاجز بندہ اپنے رب کے فرمان پر دعویٰ کرتا ہے اور دُنیا میں یہ اعلان بھی کر دیتا ہے کہ میں بڑا عاجز ہوں ؎

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

اس قسم کے سیکڑوں فقرے وہ کہتا ہے۔ اللہ دُنیا کو کہتا ہے کہ مجھے عاجزانہ راہیں ہی پسند ہیں اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کر کے عجز کے انتہائی مقام کو اس نے حاصل کیا اور اس کے نتیجہ میں میری انتہائی محبت بھی اس کو مل گئی اور یہ میری پناہ میں ہے میری حفاظت میں ہے۔ یہ میری گود میں ہے اور جس کا میں محافظ ہوں اس کو دُنیا کیسے مٹا سکتی ہے۔ یہاں بیٹھے آپ ان لوگوں کا، ان کی ذہنی کیفیت کا اور ان کے قلبی جذبات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ آنکھ نے دیکھا زبان بیان نہیں کر سکتی۔ دل نے محسوس کیا الفاظ اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔ عجیب قوم ہے جو وہاں پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ کی عظمت کے وہ نشان ہیں۔ میں بھی خوش رہا وہ بھی خوش رہے اور بے حد خوش۔

اور

ان قوموں کی خاموش آواز

جو میرے کانوں نے سُنی وہ یہ تھی کہ صرف ان چند لاکھ کا ہی حق نہیں کہ وہ صداقت کو پائیں اور نور سے منور ہوں اور اللہ کی محبت سے ان کے دل بھر جائیں۔ ہمارا بھی حق ہے ہمیں کیوں بھول رہے ہیں؟ ہماری طرف کیوں نہیں آتے؟ یہ آواز جب میرے کان میں پڑی تو میں نے بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے فضل کئے ہر لمحہ ہی ہم اللہ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے تھے۔

گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا کہ اب وقت ہے کہ علاوہ ایک دوسری سکیم کے جو مغربی افریقہ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے کی ہے کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں پر خرچ کر دینا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو یہی موجودہ نسل پالے۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ اشارہ پایا تو مجھے کوئی فکر نہیں ہوئی کہ میں ایک لاکھ پونڈ کہاں سے لاؤں گا؟ میں غریب انسان تو ایک دھیلہ بھی نہیں لا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو لیکن میرے دل نے اس یقین کو پایا کہ جب اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ

کم از کم ایک لاکھ پونڈ

یہاں خرچ کرو تو کم سے کم ایک لاکھ پونڈ مل جائے گا فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور جس رنگ میں وہ خرچ کرنا ہے اس کے لئے جس قسم کے آدمی چاہئیں وہ آدمی بھی میسر آجائیں گے لیکن اس کے باوجود بھی دل میں ایک فکر پیدا ہوئی جس کا میں بعد میں ذکر کروں گا۔ جب ہم واپس لندن آئے چند دن لندن ٹھہرے پھر میں سپین گیا۔ سپین سے پھر واپس لندن آیا اور لندن میں چند دن ٹھہرا۔ پہلے میں نے خطبہ میں اپنے پیارے بھائیوں کو یہ بتایا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا منشاء ظاہر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ مغربی افریقہ میں مالی قربانیوں کے میدان میں کم سے کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنے کا انتظام کرے اور میں اپنے بھائیوں سے یہ خواہش رکھتا ہوں کہ انگلستان کے احمدیوں میں سے دو سو احمدی ایسے آگے بڑھیں جو فی کس دو سو پونڈ اس مد میں دیں جس کا نام میں نے

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ"

رکھا ہے اور اس کی امانت وہاں کھول دی گئی اور دو سو آدمی ایسے ہونے چاہئیں جو ایک سو پونڈ فی کس دیں اور باقی جو دے سکیں وہ دیں۔ اور میں نے انہیں کہا کہ میری یہ خواہش ہے اور میں اطمینانِ قلب کے ساتھ یہاں سے جانا چاہتا ہوں اس لئے میری یہ خواہش ہے کہ

انگلستان چھوڑنے سے قبل

جو پندرہ دن کا وقفہ ہے دس ہزار پونڈ اس امانت میں کیش جمع ہو جائے۔

آپ جانتے ہیں کہ ماضی قریب میں آپ میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی انہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں بہت مال دیا اور قربانی دی۔ بہرحال ہر ایک کے حدود ہوتے ہیں اس سے آگے نہیں جا سکتا انہوں نے بھی اکیس ہزار پونڈ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جمع کئے تھے۔ چند ہزار کی وہ جماعت ہے۔ بہرحال جمعہ کے بعد پھر ایک گھنٹہ اتوار کو میں نے ان کو دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فضل میں نے دیکھا جس کے وہ احمدی وارث ہیں کہ ان پندرہ دن میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ سے دُگنے وعدے یعنی

چالیس ہزار سے اُوپر کے وعدے ہو چکے تھے

اور میرا خیال ہے پچاس ہزار تک وہ پہنچ جائیں گے اور دس ہزار کی بجائے ساڑھے دس ہزار پونڈ نقد اس مد میں بنک میں جمع ہو گئے۔ پس فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے تین سال میں اکیس ہزار کی رقم جمع ہوئی اور اس اپیل پر پندرہ دن کے اندر اندر ساڑھے دس ہزار نقد (جو بڑی جلدی پندرہ ہزار تک پہنچ جائیگا) اور فضل عمر فاؤنڈیشن سے ڈبل ان کے وعدے ہو گئے۔ میں نے انکو کہا کہ دیکھو اللہ کا کتنا فضل ہے کہ تم نے قربانی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کم سے کم اس سے دُگنی قربانی کی تم کو توفیق عطا کر دی۔

لنڈن میں میں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ روپیہ کیسے آئے گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ آئے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ خرچ ہو اور خرچ تو تبھی ہو گا جب خدا تعالیٰ روپے کا انتظام کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اسی کی عطا ہے

گھر سے تو کچھ نہ لائے

جو میرے اور آپ کے پاس ہے وہ ہمارا اپنا کب ہے، وہ اس نے دیا ہے اسلئے ہمارے پاس ہے

افریقہ میں بچوں نے عربی میں نظم پڑھی تھی

بڑی پیاری تھی۔ اس کا ایک شعر مجھے یاد ہے۔ یہ نظم ایک موقعہ پر سب بچوں نے مل کر گائی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

یا ابن آدم۔ اے آدم کے بچو! المال مالی جو تمہارے پاس مادی سامان اور مال ہیں وہ میرا مال ہے تمہارا نہیں ہے۔ والجنۃ جنتی اور جس جنت کا میں وعدہ دے رہا ہوں وہ بھی میری جنت ہے۔ وانتم عبادی اور تم میرے بندے ہو۔ میں تم سے یہ چاہتا ہوں اور یہ خواہش رکھتا ہوں کہ میری جنت کو میرے دیئے ہوئے مال سے تم خرید لو۔ یہ بڑا احسان الٰہی ہے کہ آپ ہی ایک چیز ایک ہاتھ میں پکڑائی اور آپ ہی پھر اس کے ساتھ سودا کر لیا کہ یہاں آؤ۔ جنت خرید لو۔ مجھے یہ نظم بہت پیاری لگی۔

حقیقت یہی ہے

کہ وہ انسان احمق ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ میرے پاس مال ہے وہ تو میرا ہے اور جو میں نے جنت خریدنی ہے وہ اللہ کی ہے۔ مال بھی اللہ کا اور جنت بھی اللہ کی اور بندہ بھی اللہ کا۔ اس کا فضل ہے کہ وہ بندے سے یہ کہتا ہے کہ یہ لو پیسے یہ ہے میرا سامان اور ان پیسوں سے جو میں تم کو دے رہا ہوں تم میری جنت کو خرید لو۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ پیسے کہاں سے آئیں گے نہ مجھے یہ فکر ہے کہ جن تیس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہ مجھے کہاں سے ملیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بھیجو وہاں اتنے ڈاکٹر تو وہ جائیں گے وہاں۔ جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی فکر ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض قربانی خدا کے حضور پیش کر دینا ثمر آور نہیں ہوا کرتا جب تک وہ قربانی اللہ کے حضور قبول نہ ہو جائے۔ اور بہت سی قربانیاں کسی اندرونی خباثت کی وجہ سے ردّ کر دی جاتی ہیں۔ پس

دُعا کرو اور میں بھی یہ دُعا کرتا ہوں

کہ اے ہمارے رب! تیرا مال تیرے حضور ہم نے پیش کیا۔ تجھ پر ہمارا کوئی احسان نہیں۔ تیرا ہم پر احسان ہے کہ تو ایک عظیم بدلے کا ہم سے وعدہ کرتا ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری کسی اندرونی بیماری یا کمزوری یا غفلت یا تکبر وغیرہ جو ہیں ان کی وجہ سے ہماری یہ پیشکش قبول نہ ہو اور ردّ کر دی جائے۔ اے ہمارے رب! ہماری اس حقیر پیشکش کو قبول کر اور اپنے وعدوں کے مطابق اپنے فضلوں اور اپنی رضا کا اور اپنے پیار کا ہم کو وارث بنا۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ یہ دعا کرو کیونکہ مجھے کوئی غم اور فکر نہیں کہ پیسہ کہاں سے آئیگا۔ آدمی کہاں سے آئیں گے وہ تو ہو جائے گا خدا کہتا ہے کہ ایسا کرو وہ انتظام کریگا۔ جو اس کا کام ہے وہ کریگا لیکن اپنی خیر مناؤ اور مجھے اپنی خیر منانے کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا یہ حقیر کوششیں قبول کر۔ بڑا ہی پیارا نمونہ انگلستان کی جماعت نے دکھایا ہے چند دنوں کے اندر اندر اتنی بڑی رقم کیش جمع ہو گئی۔ ایک شخص مجھ سے پوچھنے لگا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں بنک سے over draw لیکر دو سو پونڈ ادا کر دوں کیونکہ اس نے دو سو پونڈ کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں قرض تم لو گے تو ایک بوجھ تمہاری طبیعت پر ہو گا۔ شیطان وسوسہ بھی ڈالتا ہے میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے اسے سمجھایا اور وہ چلا گیا۔ دو دن کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سوچا کہ میں اپنی دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بنک سے ایڈوانس لے لیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے میں کیوں ایڈوانس نہ لوں۔ اسلئے میں نے بنک سے ایڈوانس لے کر وعدہ ادا کر دیا ہے

پس اس قسم کے فدائی ہماری جماعت میں ہیں یہاں بھی اور وہاں بھی۔ یہاں پر بھی میں نے یہ تحریک کرنی ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ربوہ میں یہ تحریک کرونگا لیکن پھر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہاں بہت سے باہر کے دوست بھی جمع ہیں۔ امراء صاحبان بھی اور دوسرے نمائندے بھی۔ اگر وہاں تحریک ہوئی تو ممکن ہے کہ الفضل دیر بعد پہنچے۔ پاکستان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو سکیم میرے ذہن میں ڈالی ہے وہ یہ ہے کہ

میں پاکستان کے احمدیوں سے یہ توقع رکھتا ہوں

کہ ان میں سے دو سو ایسے مخلصین نکلیں گے جو کم از کم پانچ ہزار روپیہ فی کس "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے لئے پیش کریں گے اور اس میں سے دو ہزار کی رقم ایک دو ماہ کے اندر اندر وہ داخل کرا دیں گے خزانہ کی مد میں اور باقی تین ہزار روپیہ اگر چاہیں تو تین قسطوں میں اور اگر چاہیں تو دوسرے اور تیسرے سال یعنی تین سال کے اندر اندر وہ جمع کر دیں گے۔ اسکے علاوہ دو سو ایسے مخلصین چاہئیں (پہلا وعدہ میاں عباس احمد خان نے لندن میں ہی کر دیا تھا۔ میں اس وقت وعدے نوٹ نہیں کرونگا لکھ کر بھجوا دیں) جو دو ہزار روپیہ دیں جس میں سے وہ ایک ہزار روپیہ دو ماہ کے اندر اندر ادا کر دیں اور بقیہ ایک ہزار تین سال کے اندر مناسب قسطوں میں ادا کر دیں۔ یہ چودہ لاکھ روپے کی رقم بن جاتی ہے یعنی گیارہ روپے کے حساب سے جو ہمارا ریٹ ہے سوا لاکھ پونڈ کے قریب۔ اگر کوئی چاہے تو پانچ ہزار کی بجائے تیس ہزار

بھی دے سکتا ہے۔ پھر ایک ہزار آدمی احمدیوں میں سے مخلصین میں سے، ایسا چاہیئے جو کم سے کم پانچ صد روپیہ فی کس دیں۔ (یعنی پانچ سو سے دو ہزار تک، دو ہزار سے اوپر والے وہ دوسری فہرست میں آجائیں گے) جس میں سے دو سو روپیہ نقد ادا کریں جس کا مطلب یہ ہے کہ دو ماہ کے اندر۔ کیونکہ میری آواز پہنچنے میں وقت لگے گا، جواب آنے میں وقت لگے گا اسلئے میں دو ماہ رکھ رہا ہوں۔ (جس وقت میں فوری کہوں میرا مطلب ہے دو ماہ کے اندر اندر) پانچ سو میں سے کم از کم دو سو فوری ادا کر دیں اور بقیہ اسی طرح تین سال کے اندر۔ اس طرح میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً

دو لاکھ پونڈ کی رقم

پاکستان سے جمع ہو جائے گی۔ امریکہ کے لئے میں نے تیس ہزار ڈالر مقرر کر کے وہاں ان کو اطلاع بھی دے دی ہے۔ Continent (کانٹینینٹ) سے بڑی اچھی response (رسپانس) آئی ہیں۔ ہماری چھوٹی سی جماعت ہے ڈنمارک کی، انیس سو پونڈ کے وعدے اس چھوٹی سی جماعت کی طرف سے مجھے مل چکے ہیں۔ اس طرح دوسری جماعتیں رشک بھی کر رہی ہیں انگلستان پر اور فکر بھی کر رہی ہیں اپنی جانوں کا۔ یہ رقمیں وہاں بھی جمع ہونگی اس وقت ہمارے لئے پاکستان سے روپیہ باہر بھیجنا تو ممکن نہیں لیکن حکومت کی اجازت سے ہم کتب باہر بھجوا سکتے ہیں اس مد میں سے۔

میں نے مغربی افریقہ جانے سے پہلے غالباً ذکر کیا تھا

پریس کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی۔ بہت بڑے پریس کی۔ وہ خط و کتابت ہماری جاری ہے۔ ایک بہت بڑی فرم انگلستان میں بہت اچھے پریس یا پریس کے بعض حصے بنا رہی ہے۔ میرا خیال ہوا کہ میں خود اُسے دیکھ لوں۔ اُن سے وقت مقرر کیا۔ وہاں چلے گئے تو اُن کا مینجنگ ڈائریکٹر اور ایکسپورٹ کے محکمے کا انچارج دونوں آگئے اور اُن سے گفتگو ہوئی۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ اتنا بڑا پریس تم نے کیا کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ ساری دنیا میں قرآن کریم کی کاپیاں flood (فلڈ) کر دیں۔ ہر جگہ ہم پہنچا دیں۔ یہ ہمارا مقصد ہے۔ وہ چونکہ عیسائی تھا اس کا مُنہ سُرخ ہو گیا لیکن وہ بات تو ادب سے کر رہا تھا۔ ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں نہ چھپانے کی ضرورت ہے۔

ہمارا مقصد

ساری دُنیا کو فتح کرنا ہے اور فتح ہم کر نہیں سکتے جب تک ہم اس قرآن کریم کی عظمت اور اس کے نور کو ان کے سامنے پیش نہ کر دیں۔ ہماری طرف سے غفلت ہو رہی ہے۔ غرض کتب یہاں شائع ہوں گی پھر یہ بھی ہے کہ فارن ایکسچینج کی ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ کسی وقت اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کے لئے اس حکومت کے فارن ایکسچینج کی پوزیشن اتنی اچھی کر دے گا کہ حکومت کہے گی کہ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جتنا چاہو باہر روپیہ لے جاؤ اور وہاں بناؤ ہسپتال اور سکول۔ میں افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ قریباً ۲۵۔۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے جس کو ہم میڈیکل سنٹر یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں اور قریباً ستر اسّی ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں۔ پس مجھے رضا کاروں کی فکر نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اخلاص دیا ہے اور اخلاص کے ساتھ خلافت کی نعمت بھی دی ہے۔ لندن کے احمدی ڈاکٹروں کو جو اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں میں نے کہا دیکھو! خدمتِ اسلام کے لئے یا تو رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرو ورنہ میں تمہیں حکم دونگا اور وہ تمہیں ماننا پڑے گا اسلئے

اپنے ثواب کو کیوں کم کرتے ہو؟

چنانچہ انہوں نے نام پیش کرنے شروع کر دیئے۔ اور وہ ایف۔ آر۔ سی۔ پی (F.R.C.P) یعنی وہ نوجوان ڈاکٹر جو اپنے ملک میں واپس آکر اپنی قوم کی خدمت کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں لیکن میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔ ان کو بہر حال یہاں آکر خدمت کرنی چاہیئے۔ اگر اس سے زیادہ اچھا موقعہ نہ ہو تو میرے نزدیک اور آپ کے نزدیک بھی اشاعت اسلام کے لئے جہاں بھی خدمت کا موقع ملے وہ نمبر ایک ہے اور قوم کی خدمت نمبر دوم ہے کیونکہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز

کو دُنیا میں پھیلانا اور آپؐ کے نور سے دُنیا کے سینوں کو منوّر کرنا یہ بہر حال اہم ہے ایک عام خدمت سے جو ایک انسان اپنے ملک کی کر رہا ہوتا ہے۔ ان کے کئی نام رضا کارانہ طور پر خدمات بجا لانے کے لئے مجھے وہاں مل گئے تھے۔ ان میں سے کئی تو ۵۰۰ سے ہزار پونڈ ماہانہ کما رہے ہیں۔ میں نے اُنہیں کہا تھا کہ مجھے ضرورت پڑی تو تمہیں یہ کام چھوڑنا پڑے گا اور خدمت کے لئے آنا پڑے گا۔

افریقہ کا یہ حال ہے

سارے گیمبیا میں ایک بھی Eye Specialist (آئی سپیشلسٹ) نہیں ہے۔ اگر کسی نے آنکھ ٹیسٹ کروانی ہو تو اُسے سینیگال جانا پڑتا ہے۔ پھر عینک بنوانی ہو تو لندن خط لکھنا پڑتا ہے۔ یہاں جو عینک دس بارہ روپے میں مل جاتی ہے وہاں بیچارے غریب آدمی کو پانچ پونڈ خرچ کرنے پڑتے ہیں اور اسے کئی مہینے انتظار بھی کرنا پڑتا ہے۔ غرض سارے ملک میں ایک بھی آئی سپیشلسٹ نہیں ہے۔ میں نے ان کی حکومت کو کہا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے بڑے اچھے ڈاکٹر ہیں میں ان میں سے کسی کو کہوں گا کہ وہ تمہارے ملک میں آجائے تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ اسی طرح سارے ملک میں کوئی ڈینٹسٹ نہیں ہے۔ جس بے چارے کا دانت ٹوٹ جائے مرتے دم تک ٹوٹا ہی رہتا ہے۔ عارضی انتظام نہیں ہو سکتا۔ ٹی بی کی مرض عام ہے اور صرف باتھرسٹ کے ہسپتال میں ایک ڈاکٹر اور ایک ٹی بی یونٹ ہے اور وہ غیر ملکی ہے۔ اور بارہ مہینے میں سے چھ مہینے ملک سے باہر رہتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چھ مہینے ٹی بی کا علاج کرنے والا وہاں کوئی نہیں ہوتا۔ میں نے اُن کو کہا کہ تم ہمارے ساتھ

دو باتوں میں تعاون کرو۔ ایک ہمیں زمین دو کیونکہ زمین ہم باہر سے نہیں لا سکتے یہ تمہیں دینی پڑے گی اور دوسرے آدمیوں کے پرمٹ دو کیونکہ اس کے بغیر وہ آ نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ بڑے خوش ہوئے اور انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ زمین دیں گے۔

لائبیریا میں پریذیڈنٹ ٹب مین نے سو ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا ہے وہاں دو دفعہ وہ اپنے محکموں کو میری اطلاع کے مطابق کہہ چکے ہیں کہ جلدی ان کے لئے انتظام کیا جائے۔ وہاں تو سو ایکڑ میں سکول اور میڈیکل سنٹر وغیرہ بن جائیں گے۔ گیمبیا والوں کو میں نے کہا تھا کہ سپیشلسٹس سنٹر باتھرسٹ کے علاوہ چار نئے طبی مراکز بھی انشاء اللہ کھول دوں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی توفیق دے اور یہ کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ انشاء اللہ وہ تعاون کریں گے۔

پس

ساٹھ ستر سکول اور تیس میڈیکل سنٹر

یہ دراصل ایک دو سال کے اندر کھل جانے چاہئیں۔ بعض اس کے ایسے خوشکن پہلو ہیں جن کو میں اس وقت بیان نہیں کرنا چاہتا دیر ہو جائے گی پھر وہ کسی وقت جماعت کے سامنے آ جائیں گے۔ اس کے لئے ابتداءً بہرحال روپیہ چاہیئے جب ہم میڈیکل سنٹر کھولیں گے یہاں سے ڈاکٹر بھیجیں گے تو کرایہ دینگے جس پر کافی رقم خرچ ہو گی۔ اُن سے میرا یہی وعدہ نہیں کہ آئی سپیشلسٹ آئے گا بلکہ وعدہ یہ ہے کہ آئی سپیشلسٹ ان تمام اوزاروں کے ساتھ آئے گا جن کی ایک آئی سپیشلسٹ کو ضرورت ہوتی ہے۔ میرا ان سے یہ وعدہ نہیں کہ ایک اچھا ڈینٹسٹ آئے گا بلکہ ایک ایسا اچھا ڈینٹسٹ آئے گا جس کے پاس ہر وہ سامان ہو گا جو ایک ڈینٹسٹ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ وہ ڈینچر بھی بنائے گا اور ہر قسم کی خدمت کرے گا۔ جو آئی سپیشلسٹ ہے اس کا ایک محکمہ دکانداری کا ہو گا جس میں وہ عینکیں بنائے گا کیونکہ خالی نسخہ لکھ دینا کافی نہیں اس سے تو صرف دس فیصد ان کو سہولت ملتی ہے اس سے زیادہ نہیں ملتی۔ جو ٹی بی کا ماہر معالج آئے گا میں نے کہا ہے کہ بہترین uptodate (اپ ٹو ڈیٹ) ایکسرے پلانٹ بھیجیں گے۔ لیبارٹری کو equipment (اکوپ منٹ) کریں گے۔ سارا بوجھ ہم برداشت کریں گے اور عمارت بنائیں گے پس ہمیں زمین دو اور اینٹری پرمٹ دو۔ ممکن ہے مخالفت کی وجہ سے شروع میں روکیں بھی پیدا ہوں کیونکہ میرے آنے کے بعد جیسا کہ ہونا ضروری تھا بعض طبقوں نے بڑی شدت سے مخالفت شروع کر دی ہے اور

میں بہت ہی خوش ہوں

جتنا انہیں غصہ آ رہا ہے اتنا ہی میں خوش ہوں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے ایک حقیقی مسلمان کے لئے کہ جو اس کا مخالف ہوتا ہے اسکو خدا کہتا ہے

موتوا بغیظکم

کہ جلو مرو۔ پس معاندانِ اسلام جتنا جلیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ اس سے وہ زیادہ جلیں گے اور اپنے لئے ایک نہایت ہی گندا چکر قائم کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں صرف یہ وعدہ نہیں دیا کہ آگ کے متعلق دنیا یہ نظارہ دیکھے گی کہ وہ جماعتِ احمدیہ کی غلام ہے صرف یہی وعدہ نہیں بلکہ یہ وعدہ دیا ہے کہ آگ ہمارے لئے جلائی جائے گی تاکہ ہمیں ہلاک کر دیا جائے۔ ایک تو ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ تمہارا مخالف تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آگ جلائے گا اور دوسرا وعدہ یہ ہے کہ یہ آگ تمہیں ہلاک نہیں کریگی بلکہ اس میں سے نہایت خوشبودار اور نہایت حسین پھول نکلیں گے جو تمہاری فتح اور کامرانی پر نچھاور ہوں گے اور اس الہام میں یہ دو وعدے ہیں ایک وعدہ نہیں ہے۔ پس جب آگ ہی نہیں ہو گی تو اس آگ کے پھول ہمیں کیسے ملیں گے۔ وہ آگ جو ہمارے لئے پھول بنا دی جائے گی اور بردًا اور سلامًا بنا دی جائے گی۔ وہ ٹھنڈک ہم کہاں سے حاصل کریں گے؟ ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور سلامتی کے وہ نظارے کہاں سے دیکھیں گے اگر وہ آگ نہ جلائی گئی؟۔ غرض کامیابی اور

فتح اور نصرت کے نظاروں کا انحصار

اس وعدے کے پہلے حصہ پر ہے کہ مخالفت ہو گی اور وہ آگ کی شکل اختیار کر لے گی۔ دنیا یہ سمجھے گی کہ احمدیوں کو جلا کر خاک کر دیا گیا ہے اور فرشتے ان کے اس خیال پر ہنسیں گے اور درود بھیجیں گے ان احمدیوں پر جو خدا تعالیٰ کی محبت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی بلندی اور عظمت کیلئے دیوانہ وار اس آگ میں کود جائیں گے اور پھر دنیا یہ نظارہ دیکھے گی۔ آگ انکو نہیں جلا سکتی۔ آگ تو انکی غلام اور ان کے غلاموں کی بھی غلام ہے۔ یہ وعدہ تو پورا ہونا ہے۔ ہمارے آنے کے بعد لندن میں خطوط آئے کہ وہاں مخالفت بڑے زوروں پر ہے اور ان خطوط کو پڑھ کر میرے چہرے پر مسکراہٹ آئی گھبراہٹ نہیں پیدا ہوئی۔ میں بھی خوش ہوں اور آپ بھی خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے وعدہ کا پہلا حصہ پورا کر دیا تو جو اس کا دوسرا حصہ ہے وہ بھی ضرور پورا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے عمل کر سکیں جس سے وہ راضی ہو۔

وہاں ایک طبقہ کی مخالفت کے باوجود میں نے بے حد پیار دیکھا۔ میں نے ایک دن میں

پچاس ہزار سے زیادہ مسکراہٹیں

غیروں سے، عیسائیوں اور بدمذہبوں سے حاصل کی تھیں۔ پچاس ہزار سے زیادہ مسکراہٹیں۔ شام کو میرے اپنے جبڑے دُکھنے لگ گئے تھے مسکرا مسکرا کر۔ اور اگلے دن (ہیڈ آف دی سٹیٹ) گون سے جو بڑا اچھا آدمی ہے کہا تمہاری قوم مجھے بڑی پسند آئی ہے کل میں نے پچاس ہزار سے زیادہ مسکراہٹیں تمہاری قوم سے لی ہیں۔ وہ بھی بڑا خوش ہوا۔ ایسے پیارے وہ لوگ ہیں عیسائی اپنے طریق کے مطابق ہمیں دیکھ کر ناچنا شروع کر دیتے اور ان کے ناچنے سے پتہ لگتا تھا کہ یہ مسلمان نہیں عیسائی ہیں۔ ایک تو پہلے چیخ مارتے تھے اور پھر اسکے بعد ناچتے تھے۔ لیکن ان کے دل میں خوشی کا احساس کیوں پیدا ہوا اور کس نے پیدا کیا؟ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے آئے۔ میرے ساتھ نہ جان پہچان۔ میرا مذہب مختلف، میرا دعویٰ یہ کہ تمہارے مذہب پر ہم نے غالب آنا ہے اپنے سچائی کے نور سے اور محبت اور برہان کی پختگی کے ساتھ اور وہی لوگ ہیں جن کو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تم پر غالب آنا ہے ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے کس نے یہ احساس پیدا کیا کہ ان کو خوش ہونا چاہیئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فرشتے تو اپنا کام کر رہے ہیں ہمیں اپنا کام کرنا چاہیئے۔

حالت ان کی یہ ہے

کہ قریبًا بارہ سال کا ایک بچہ لائبیریا میں امین اللہ سالک صاحب جو ہمارے مشنری ہیں

ان کے ہاں کام کرتا ہے۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہنے لگا کہ جان یا جانسن۔ کچھ اس قسم کا نام تھا۔ میں نے کہا تمہارا یہ نام نہیں آج سے تمہارا نام جمیل ناصر ہے اور تم مسلمان ہو میں نے اس سے اتنا کہا وہ گھر گیا۔ چنانچہ امین اللہ سالک نے بتایا کہ وہاں جا کر ہمارے گھر اس نے خوشی سے کہا کہ آج سے میرا نام جمیل ناصر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ پس ان کی یہ حالت ہے عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے۔ ان کے اوپر عیسائیت کا کوئی اثر نہیں اور اسلام کو قبول کرنے کے لئے وہ تیار ہیں کئی ایک کو میں نے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ احمدی ہو جاؤ تو جواب دیا ٹھیک ہے ہم احمدی ہو جاتے ہیں۔ صرف ایک فقرہ کہنے سے۔ بعض لوگ پڑھے لکھے تھے۔ انہوں نے پہلے سٹڈی کی ہوئی تھی مگر جماعت میں داخل ہونے سے ڈرتے تھے۔ گیمبیا میں جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے دوسرے دن ہی وہ نوجوان جو ہمارے کمروں میں کام کرتا تھا اس نے ہمارے ساتھیوں سے کہنا شروع کیا کہ میرے لئے دعا کے لئے کہیں۔ ایک دن میں نے ان سے باتیں کیں کہ تم سارے پندرہ سولہ ہو سر جوڑو۔ مشورہ کرو اور سارے اکٹھے فیصلہ کر کے احمدیت میں داخل ہو جاؤ کہنے لگے Yes Sir (ٹھیک ہے جناب)

پس وہ اس قسم کے لوگ ہیں۔ اگر آج ہم جائیں اور صداقت ان کے سامنے رکھیں۔

وہ صداقت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں

لیکن صداقت ان کے سامنے رکھنا اور یہ کوشش کرنا کہ وہ اس نور سے منور ہوں یہ کام ان کا نہیں اور نہ وہ کر سکتے ہیں یہ ہمارا کام ہے ہمیں کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے جتنا پیسہ خرچ ہو وہ ہمیں مہیا کرنا چاہیئے۔ جتنے آدمیوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں مہیا کرنے چاہئیں۔

ایک اور بات میں بیچ میں لا رہا ہوں محبت کے اس قدر پیاسے ہیں کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے اور اتنا اثر کرتی ہے محبت ان کے اوپر کہ دنیا کی کوئی اور چیز ان پر اتنا اثر نہیں پیدا کر سکتی۔ میرے دل کو تو ویسے ہی اللہ تعالےٰ نے محبت کرنے والا بنایا ہے اور پانچ پانچ۔ سات سات سال کی عمر کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے مجھے بڑا انس ہے۔ چنانچہ میں تو اپنی اس دلی کیفیت کے مطابق ان کے بچوں کو بھی پیار کرتا رہا ہوں لیکن جب میں نے پہلی مرتبہ ایک افریقن بچے کو اپنی گود میں اٹھایا اور میں نے اس کو پیار کیا تو مجھے اس عمل پر ایک دھیلہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑا لیکن میں نے دیکھا کہ سارے مجمع پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ خوشی سے وہ اچھل پڑے اور وہ حیران تھے کہ کیا ہمارے بچے بھی اس قابل ہیں کہ ان سے پیار کیا جائے۔ کئی سو سال ان پر ظلم ہوا ہے اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور یہ ان کے جذبات ہیں۔

پس

وہ پیار کے بھوکے ہیں

پیار کے بھوکے بھی ہیں اور پیار کے حقدار بھی ہیں۔ ان کا حق ان کو دو تا کہ ان کی پیاس بجھے۔ سینکڑوں (اگر ہزاروں نہیں) بچوں کو اٹھایا ان سے پیار کیا۔ اس کا بے حد اثر ہوا۔ کل زمبیا کے ایک وزیر اور زمبیا کے ہائی کمشنر اس کمرے میں تھے جہاں ہم جہاز کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ کامن ویلتھ کی ایک کانفرنس کو attend (اٹینڈ) کرنے کے لئے آئے تھے۔ ان کے ساتھ دس سال کی عمر کا ایک بچہ تھا۔ وہاں ایک احمدی کو خیال آیا۔ اس نے پونڈ کا ایک نوٹ نکالا اور میرے پاس آیا کہ اس پر دستخط کر دیں۔ میں اپنے پاس نشانی رکھوں گا۔ اسکے بعد دوسرا آیا۔ پندرہ بیس احمدی تھے بہتوں نے دستخط کروائے۔ وہ حبشی بچہ ایک طرف بیٹھا ہوا تھا اس کے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی (یا اس کے بڑوں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی)

اچانک میں نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک نوٹ میرے سامنے آیا اور وہ حبشی بچے کا تھا۔ نہ ہمیں جانے نہ پہچانے وہ آ گیا کہ دستخط کر دیں۔ وہ نوٹ تو میں نے اس کو واپس کر دیا اور اپنی جیب سے پانچ پونڈ کا ایک نوٹ نکالا اور اس پر میں نے دستخط کئے اور وہ اسے دے دیا۔ یہ تو معمولی چیز ہے لیکن میں کھڑا ہوا میں نے بڑی شفقت کے ساتھ اسے پیار کیا۔ اچانک میری نظر پڑی تو اس کا باپ ہائی کمشنر اور وزیر میرے کھڑے ہونے کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے اور اتنے ممنون اس پیار کے کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے اپنے ملک کا وہ وزیر۔ اپنی طاقت اور وجاہت کے باوجود جو اس کو اپنے ملک میں اللہ تعالےٰ نے دی ہوئی ہے لیکن میں نے محسوس کیا کہ اس کو کہیں سے پیار نہیں ملا۔ وزارت مل گئی اور دنیوی عزتیں مل گئیں لیکن پیار نہیں ملا۔ چنانچہ وہ ایک بچے کو پیار کرنے سے اتنے متاثر ہوئے کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ان کا تو حال دیکھنے والا ہوتا تھا۔ جب میں ان کو گلے لگا لیتا تھا۔ (بعض اچھا کام کرنے والے ہوتے تھے۔ ان سے میں پیار کرتا تھا) یہاں بڑا غلط خیال ہے کہ حبشی کے جسم سے بدبو آتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے وہاں کئی ہزار معانقے کئے ہیں اور سوائے ایک یا دو آدمیوں کے قطعاً کوئی بو نہیں آئی۔

وہ بڑے صاف لوگ ہیں

صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں اور پاکستانیوں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ میں نے کسی جگہ پانی نہیں دیکھا جہاں کپڑے دھونے والے افریقن نہ ہوں۔ وہ ہر وقت کپڑے دھوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میں نے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ دن میں تین دفعہ نہاتے ہیں اور دن میں دو چار دفعہ جبے بدلتے ہوئے میں نے خود دیکھا ہے۔ جب وہ جبہ بدلتے تھے تو ساتھ ہی ان کی شکلیں بدل جاتی تھیں۔ پتہ نہیں لگتا تھا کہ یہ وہی ہے کہ جس نے پہلے ایک اور رنگ کا جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس بہت صاف ستھرے لوگ ہیں لیکن وہ پیاس جو ہے ان کے دل میں وہ سوائے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور بجھا نہیں سکتا اور ہم آپ کے غلام بلکہ غلاموں کے بھی غلام ہیں یہ فرض خدا تعالےٰ نے ہمیں سونپا ہے کہ ہم ان کو پیار دیں اور ان کی پیاس کو بجھائیں۔ عیسائی اور بد مذہب اس بات کا اظہار کرتے تھے۔ وہاں میرے پاس سینکڑوں میلوں سے بڑے بڑے وجاہت والے اور پیسے والے افریقن بھی آتے ہیں کہ دعا کریں۔ دعا انکو کہیں نہیں ملتی۔ دعا بھی پیاس کا نتیجہ ہے ان کو یہ احساس ہے کہ یہاں سے ہمیں پیار بھی ملے گا اور دعا بھی اور پھر یہ کہ یہ ہمدرد ہیں۔

میں سوچتا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی عجیب شان ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ باغ لگایا

آپ کو اپنی زندگی میں یہ خواہش تھی کہ آپ وہاں جائیں اور دیکھیں کہ کیسے پھل لگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دیتا لیکن حکمت الٰہی نے ایسا مقدر نہیں کیا اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اگر شروع میں ہم چلے جاتے تو ہماری بات پر اعتبار نہ کرتے اب پچاس سالہ خدمت کے بعد میں دھڑلے سے انہیں کہتا تھا اور وہ مانتے تھے اور پہلے ہی وہ سمجھتے تھے اور اس بات کا وہاں بڑا

اثر ہے۔ ایک عیسائی کو میں نے مثلاً یہ کہا۔ وہی بات میں اوروں کو بھی کہتا تھا میں نے کہا کہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جب عیسائیت یہاں پر آئی تو پیغام یہی لے کر آئی تھی کہ ہمارا Message (میسج) Message of Love (میسج آف لو) ہے لیکن پادریوں کے پیچھے یورپی اقوام کی فوجیں تھیں اور تم نے جو اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کیا وہ یہ تھا کہ اس Message of love نے سوائے اس بچے کے کچھ نہیں دیا جس نے اپنے اندر تلوار کو چھپایا ہوا ہے اور تمہیں حقارت سے دیکھا۔ تمہارے اموال لوٹ کر لے گئے۔ میں نے گوروں کو بھی کہا کہ میں نے تمہاری تاریخ اور تمہارے حالات سے متاثر ہو کر ایک دوست سے یہ کہا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیا تھا مگر سب کچھ ہی تم سے چھین لیا گیا۔ تمہارے لئے ان لوگوں نے کچھ نہیں چھوڑا۔ لیکن ان کو میں نے کہا۔ پچاس سال سے ہم تمہارے ملک میں ہیں اور تم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ تمہارے ملک سے ایک دھیلہ بھی ہم باہر لے کر نہیں گئے۔ تمہاری دولت کی ہمیں حرص نہیں ہے تمہاری محبت سے مجبور ہو کر ہم یہاں آئے ہیں! اور تمہاری سیاست میں ہم حصہ نہیں لیتے۔ ہم ان ملکوں میں سیاسی اقتدار نہیں چاہتے۔ ہم تمہاری خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تو تمہارے دلوں کو جیتنا چاہتے ہیں اور

دل پیار سے ہی جیتے جا سکتے ہیں

طاقت سے نہیں جیتے جا سکتے طاقت نہ دل میں تبدیلی پیدا کر سکتی ہے نہ دل کو جیت سکتی ہے۔ زبان سے کہلوا سکتی ہے لاکھوں آدمیوں کو تباہ کر سکتی ہے۔ مجھے دو امریکن ملے۔ میں نے اُن سے کہا کہ انسانیت سے تمہیں کوئی پیار نہیں۔ کہنے لگے کیسے؟ میں نے کہا تم نے بلین در بلین ڈالر خرچ کر کے جو چیز تیار کی ہے وہ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کی ہے اے بم سے اب ایٹم بم ہو گئے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ انسان انسان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے قوم، قوم کی تحقیر کر رہی ہے۔ وہ پڑھے لکھے تو ہیں میں نے روس کا نام لیا اور نہ امریکہ کا ویسے ہی عام بات کی تھی کہ دنیا کی اقوام یہ کر رہی ہیں چنانچہ انہوں نے آگے سے مجھے جواب دیا کہ اب ہماری روس کے ساتھ ایک حد تک Understanding (انڈر سٹینڈنگ) ہو رہی ہے یا ہو گئی ہے تو میں نے کہا but out of fear not out of love تم نے مجبور ہو کر خوف کی وجہ سے یہ انڈر سٹینڈنگ کی ہے۔ محبت کے نتیجہ میں تو یہ بات نہیں ہوئی۔ ان میں سے ایک کھسیانا ہو کر کہنے لگا کہ بہرحال ایک قدم صحیح راستے کی طرف اٹھا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ مان لیتا ہوں مگر انسانیت سے محبت نہیں

اسلام نے ہمیں انسان سے محبت کرنا سکھایا ہے

محبت کا لفظ عربی معنی میں میں استعمال نہیں کر رہا۔ وہاں وہ لفظ ہم استعمال نہیں کرتے کیونکہ عربی میں جب محبت کا لفظ بولا جائے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ محبوب کی نقل کرنی ہے۔ پس جو بد اخلاقیوں میں گرے ہوئے انسان ہیں ان کی ہم نے نقل تو نہیں کرنی۔ لیکن اردو میں اس معنی میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا اور میں اردو میں ہی استعمال کر رہا ہوں۔ پس انسان سے محبت کرنا سکھائی مساوات سکھائی۔ کتنا عظیم سبق دیا ہے۔ میں نے اکثر جب بڑے مجمع میں جس میں بہت سارے دوسرے لوگ بھی شامل ہوتے تھے۔ ان کو میں نے کہا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مساوات کی تعلیم نہیں دی بلکہ ایک حسین رنگ میں اس پر عمل بھی کیا اور افریقہ میں ایک افریقن کی مثال دیتا ہوں کہ آپ کی زندگی میں ایک افریقن تھا۔ مکہ میں رہا کرتا تھا۔ مکہ کے جو چیفس تھے ان کا وہ غلام تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نور ہدایت دکھا دیا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ وہ پہلے اسے صرف حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس کے اسلام لانے کے بعد ان کی حقارت اور نفرت اور بڑھ گئی۔ جو ظلم انہوں نے اس پر ڈھائے اس کے تصور سے آج بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر ایک مسلمان نے اسکو خرید کر آزاد کرایا اور اس طرح وہ انسان کی برادری میں آ کر شامل ہو گیا۔ سردارانِ مکہ میں سے جو مسلمان ہوتے تھے (بڑے بڑے سردار بھی مسلمان ہوئے ہیں اگرچہ ان کی تعداد کم تھی) وہ ان کے برابر بن گیا۔ پھر فتح مکہ کے روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جھنڈا تیار کیا اور

اس جھنڈے کا نام آپؐ نے بلالؓ کا جھنڈا رکھا

پھر ایک جگہ اسے نصب کرایا۔ پھر سرداران مکہ کو یہ کہا کہ یہ اس غلام کا جھنڈا ہے جس کو تم حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور جس پر تم ظلم ڈھایا کرتے تھے۔ آج اگر پناہ چاہتے ہو تو اس جھنڈے کے نیچے آ جاؤ چنانچہ یہ چیز ایسی نہیں جو صرف مسلمان پر اثر کرنے والی ہو۔ ہر افریقن پر اس نے اثر کیا اور کرنا چاہیے تھا۔ میں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ یہ تو درست ہے۔ ان کی نگاہ تو مجھے دیکھ رہی تھی۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم تر روحانی فرزند کے نائب اور خلیفہ کو۔ میری بڑی قدر کرتے تھے۔ ان کی نگاہ میں میری بڑی عزت تھی۔ ویسے جیسا کہ میں نے بتایا ہے (خدا تعالیٰ کبر و غرور سے محفوظ رکھے) میں تو بڑا ہی عاجز انسان ہوں۔ بہرحال جس نگاہ سے وہ دیکھ رہے تھے ان کی طبیعت پر یہ اثر ہوتا تھا کہ جس شخص کی عزت اتنی ہماری نگاہ میں قائم کی ہے وہ اپنے میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ کہیں معانقے ہو رہے ہیں۔ کہیں پیار ہو رہے ہیں کہیں کسی اور رنگ میں محبت کا اظہار ہو رہا ہے۔ نہایت ہی حسین معاشرہ اس چھوٹے سے ماحول میں پیدا ہو رہا ہے اور یہ چیز سوائے احمدیت کے کہیں اور پیدا نہیں ہو سکتی اور اگر یہ سوائے احمدیت کے کسی جگہ نہیں مل سکتی تو کتنی بڑی ذمہ داری آپ پر عاید ہوتی ہے کہ جن سے ان کو یہ چیز مل سکتی ہے اور ان کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور پیاس بجھتی ہے آپ انہیں یہ چیز دے سکتے ہیں اور آپ دیتے نہیں تو اس کی وہی مثال ہو جائے گی گو تھوڑا سا فرق ہے کہ ایک بزرگ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے خانہ کعبہ کے اندر

ایک رؤیا دیکھی

جس کی تعبیر انہیں سمجھ میں نہ آئی۔ جب وہ حج سے واپس آئے تو انہوں نے اپنے پیر کو لکھا کہ اس طرح میں نے یہ رؤیا دیکھی ہے اور میں بہت گھبرا رہا ہوں۔ رؤیا ہے تعبیر طلب اور سچی۔ سچی خواب کے متعلق یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کی تعبیر کی جاتی ہے۔ اسلئے آپ مجھے تعبیر بتائیں میرے چین ہو اس خواب میں انہوں نے دیکھا کہ ایک چارپائی ہے جس پر ایک بیمار لیٹا ہوا ہے اور

پانچ دس اطباء اس چارپائی کے گرد کھڑے ہیں اور اس کا علاج کر رہے ہیں اور اسے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ اس چارپائی سے آٹھ دس قدم کے فاصلے پر ایک طبیب بیٹھے ہیں اور خواب میں بتایا گیا کہ اگر یہ طبیب اس مریض کی طرف متوجہ ہو تو وہ صحت مند ہو جائے گا۔ لیکن وہ طبیب متوجہ نہیں ہو رہا۔ اس کی حالت ہم نے نہیں بتائی کہ جو چیز صرف ہم دے سکتے ہیں وہ ہم نہ دیں بہرحال ہمارا فرض ہے کہ وہ چیز ہم ان تک پہنچائیں محبت اور پیار ہمدردی اور غمگساری اور مساوات انسانی کو حقیقی طور پر ان کی زندگی میں پیدا کریں محض منہ کی باتیں نہیں بلکہ اپنی زندگی میں یہ ثابت کریں کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں۔ وہ خواب میں پوری سنا دیتا ہوں خواب میں ان کو بڑی گھبراہٹ تھی کہ کیا بنے گا اس مریض کا کہ جس طبیب کے علاج سے یہ صحتمند ہو سکتا ہے اس کی اس طرف کوئی توجہ نہیں اور جن کے علاج بالکل بے اثر ثابت ہو رہے ہیں وہ چارپائی کے گرد بیٹھے ہیں۔ جب انہوں نے اپنے پیر کو یہ خواب لکھی تو جواب میں انہوں نے لکھا کہ

خواب کی تعبیر یہ ہے

کہ جو مریض تم نے دیکھا ہے وہ اسلام ہے اور جو اطباء تم نے چارپائی کے گرد دیکھے ہیں وہ میرے اور تیرے جیسے لوگ ہیں۔ جو آٹھ دس قدم کے فاصلہ پر طبیب دیکھا ہے کہ جس کے متعلق بتایا گیا کہ اگر یہ مریض کی طرف متوجہ ہو تو وہ صحت مند ہو جائے گا وہ مہدی معہود ہے اور خواب میں زمانہ تمہیں مکان کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ جو عام قاعدہ ہے خوابوں میں تعبیر کرنے کا۔ مہدی جو ہیں وہ آٹھ دس سال کے بعد مبعوث ہوں گے اور پھر اسلام کی مرضوں کا علاج ہوگا۔ اور اس کے آٹھ دس سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ بالکل چند سال پہلے کی یہ خواب ہے۔

پس یہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بڑا زبردست نشان

ہے۔ لیکن میں آپ کو یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان مظلوم اقوام کے تمام مرضوں کا علاج صرف آپ کے پاس ہے اور آپ کو ہر قسم کی قربانی دے کر ان کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ورنہ وہ پیاسے ایڑیاں رگڑتے اس دنیا سے چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آپ جواب دہ ہوں گے کہ کیوں اس دولت کو ان لوگوں تک نہیں پہنچایا کہ جس دولت کے نہ پہنچنے کی وجہ سے وہ اس دنیا میں زندگی کے دن خستہ حالی میں گذارتے رہے

آج میں پاکستان کے لئے اس تفصیل کے ساتھ باوجود اس کے کہ یہاں سے باہر روپیہ بھیجنا موجودہ حالات میں ممکن نہیں لیکن کتابوں کی شکل میں حکومت کی اجازت سے جا سکتا ہے پریس لگ رہا ہے۔ دراصل

پریس کے متعلق

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ وقت ہے کہ اسلام کی تعلیم کو جو روشن شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئی اس کو کثرت سے دنیا میں پھیلایا جائے کیونکہ دنیا آج اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ غرض اس کے لئے پریس چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم شان ہے۔ اس نے ایک سیکنڈ میں پریس، اس کی اہمیت اور روپیہ کہاں سے آئے گا۔ کیسے آئے گا اور کتنا آئیگا یہ ساری باتیں میرے ذہن میں ڈالدیں اور اس پریس کے لئے تو میں نے اپیل کی ہے اور نہ کروں گا۔ بعض لوگوں نے روپیہ دیا ہے اللہ انہیں جزا دے یہ تھوڑی سی رقم ہے پندرہ بیس تیس ہزار کی مگر پریس کے خرچ کا اندازہ دس سے بارہ لاکھ روپیہ ہے۔ پس انشاء اللہ وہ لگ جائے گا۔ بڑے اچھے اچھے پریس بن گئے ہیں۔ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کا جلدی انتظام کر دے۔ کیونکہ یہ جتنی جلدی لگے گا۔ اتنا ہی اچھا ہے دنیا کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی کیونکہ ہمیں ثواب ملے گا۔

پاکستان کے لئے میں آج یہ اعلان کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے اس اعلان کی وجوہات۔ دلائل۔ ضرورتیں مختصراً بیان کیں۔ پاکستان کے لئے میری طرف سے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا منصوبہ ہے کہ

کم سے کم دو سو مخلص احمدی ایسے ہوں

جو کم از کم پانچ ہزار روپے کا وعدہ کریں جس میں سے ۲/۵ فوری طور پر یعنی ایک دو ماہ کے اندر اندر اور بقیہ تین سال میں پھیلا کر ادا کریں اور دو سو مخلصین ایسے ہوں جو دو ہزار کا وعدہ کریں اور ایک ہزار فوری ادا کر دیں باقی قسطوں میں تین سال کے عرصہ میں ادا کر دیں۔ اور ایک ہزار ایسے مخلصین جو پانچ سو سے دو ہزار کے درمیان۔ جتنا جتنا اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے وہ وعدہ کریں اور جتنا وعدہ کریں اس میں سے ۲/۵ فوری ادا کر دیں یعنی ایک دو ماہ کے اندر اندر۔ اور بقیہ تین سال کے اندر اور باوجود اسکے کہ اسوقت ملک کے فارن ایکسچینج کی موجودہ صورت میں ہم یہ رقم روپے کی شکل میں باہر نہیں بھیج سکتے اس کے لئے اللہ تعالیٰ دوسرے ممالک میں انتظام کر رہا ہے۔ لیکن اور بہت ساری چیزیں ہیں جن کے اوپر پاکستان میں خرچ کرنا پڑے گا۔ بعض ایسے کام ہیں جن کا اثر براہ راست مغربی افریقہ کے ممالک پر پڑتا ہے۔ مثلاً کثرت سے کتب کا شائع ہونا کثرت سے مبلغین کا ایک اور سکیم کے ماتحت ٹریننگ کرنا وغیرہ وغیرہ

اور جو پانچ سو سے کم دینا چاہیں میں انہیں ثواب سے محروم نہیں رکھنا چاہتا مثلاً بعض دفعہ ایسی اسکیمیں آتی ہیں بچے آجاتے ہیں کہ ہم طالب علم ہیں۔ ہمیں جیب خرچ ملتا ہے ہم پچاس یا سو نہیں دے سکتے۔ آپ ہمیں کیوں محروم کرتے ہیں ان کے لئے یہ ہدایت ہے کہ ایک دھیلے سے لیکر پانچ سو روپیہ تک جتنا چاہیں دیں لیکن نقد تاکہ حساب رکھنا پڑے۔ تین سال کے اندر جب بھی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے وہ اس مد میں اپنی طرف سے حسب توفیق جمع کروا دیں لیکن ہم انکا وعدہ نہیں لکھیں گے۔ نہ انکی وصولی کا انتظام کرینگے نہ انکے رجسٹر بنائیں گے۔ پانچ سو سے کم جس نے رقم دینی ہے وہ ایک دھیلہ ایک روپیہ۔ سو روپیہ یا دو سو روپیہ یا تین سو روپیہ یا چار سو روپیہ یا ۹۹ روپے تک وہ نقد دیدے اس پر بھی کوئی بار نہیں اور ہمیں بھی کوئی تردد نہیں اور میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ رقم انشاء اللہ ۲۲ لاکھ سے اوپر نکل جائیگی جس کا مطلب یہ ہے کہ دو لاکھ پونڈ سے زیادہ۔ جتنا زیادہ ہم وہاں کام کریں اتنی جلدی ہم ان کو خدا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جیت سکتے ہیں۔ وہ تیار ہیں لیکن جیسا کہ ایک موقعہ پر میں نے وہاں کے طالبعلموں کو کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل اور فراست دی ہے تم کسی قوم سے پیچھے نہیں ہو کیونکہ ساتھ ہی میرا پیغام امید کا پیغام بھی تھا۔

Tree of destiny کا محاورہ میں نے بولا تھا پتہ نہیں کہیں اور بولا گیا ہے یا نہیں۔ مجھے یہ اب بھی بڑا پسند ہے۔ میں نے انکو کہا کہ

تمہارے مقدر کے درخت پر

تمہارے پھل تو تیار ہیں لیکن تمہاری گود میں پکے ہوئے پھل کی طرح نہیں گریں گے۔ تمہیں اس درخت پر

سانگلہ ہل میں قاعدہ یسرنا القرآن مکرم سمیع اللہ صاحب سیکرٹری مال (ایجنٹ الفضل) سے خرید فرماویں

پڑھنا پڑے گا اور یہ پھل حاصل کرنا پڑے گا اور یہی ایک حقیقت ہے اس واسطے مایوس نہ ہو کوشش کرو۔ کسی سے پیچھے نہ رہو گے۔ جن اقوام کا تم پر رعب ہے وہ رعب جاتا رہے گا کیونکہ تم میں سے بہت سے اُن سے آگے نکل جائیں گے۔ ہر میدان میں سائنس اور ہر علم میں آپ کو بھی اپنی قسمت کے پھل کے حصول کے لئے ایثار اور قربانی اور دُعا کے درختوں پر چڑھنا پڑے گا۔ تب آپ کو اپنے مقدر کا پھل ملے گا جو اتنا شیریں اور لذیذ اور خوشبودار ہوگا کہ آپ کے علاوہ آج کی دنیا میں ویسا پھل کسی اور انسان کے مقدر میں نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں نباہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اور وہ سعی مشکور کی ہمیں توفیق عطا کرے۔

اب ارادہ تو میرا تھا چند منٹ اور بولنے کا۔ وقت آدھے گھنٹے سے اُوپر ہو گیا ہے۔ اب مصافحے بھی ہونے ہیں۔ میرا دل کرتا ہے آپ سے عہد کروں بے شک ساڑھے دس گیارہ بج جائیں۔ وہاں تو ایک آدمی کے لئے تھا پانچ منٹ میں ایک سو ساٹھ سے ایک سو اسّی مصافحے ہوئے۔ جہاں ترتیب ہو وہاں وقت ضائع نہیں ہوتا۔ ترتیب سے ملیں بہرحال جتنا بھی وقت لگے گا انشاء اللہ میں ہر ایک دوست سے مصافحہ کروں گا لیکن اس سے پہلے میں دعا کرا دوں گا کہ ہماری زندگی کا حقیقی مقصد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان اور جلال کا قیام ہے خدا کرے کہ ہم اپنی آنکھوں سے ساری دُنیا میں اس عظمت کو قائم شدہ دیکھیں اور خوشیوں کے دن پائیں۔

(اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ یہ سلسلہ گیارہ بجے رات تک جاری رہا۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔)

ضروری نوٹ:۔

وہ طالبات جو گزشتہ سالوں سے امتحان دیتی چلی آ رہی ہیں اور اس سال کسی مجبوری کے باعث رہ گئی ہیں ان کا سنہ ۱۹۷۰ء کے نصاب کا ضمنی امتحان ماہ نومبر میں ہوگا۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ تیاری کر کے امتحان میں شامل ہو جائیں تا ان کا تسلسل قائم رہے۔

فضل عمر کلاس کی طالبات

وہ طالبات جو لگاتار دو سال پورے کر چکی ہیں

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱	شوکت جہاں بنت	ماسٹر عبدالحق صاحب	ساہیوال
۲	حکمت "	محمد منیر صاحب	لاہور
۳	شاہدہ لطیف مرزا "	محمد لطیف مرزا	لاہور
۴	نصیرہ صادقہ "	مولوی غلام مصطفےٰ صاحب	گوجرانوالہ
۵	نصرت آرا "	محمد حیات صاحب	مانگٹ اُونچے ضلع گوجرانوالہ
۶	بشریٰ "	غلام رسول صاحب	رسول نگر " "
۷	نیم صدیقی "	محمد یامین صدیقی صاحب	راولپنڈی
۸	زیب بلوچ "	عبدالرزاق صاحب	ڈیرہ غازیخاں
۹	سیدہ امۃ الرشید فمر "	پیر محمود احمد شاہ صاحب	مردان
۱۰	امۃ المتین شمس "	چک ۸۸ ضلع	لائل پور
۱۱	عنایت بیگم اہلیہ	چوہدری نذر محمد صاحب	چک سکندر ضلع گجرات
۱۲	نسرین بنت	محمد علیم الدین صاحب	پکا نسو آنہ ضلع جھنگ
۱۳	خالدہ خالد "	چوہدری محمد شریف صاحب	دارالصدر الف ربوہ
۱۴	رفیقہ صداقت "	ملک محمد رفیق صاحب	" " "
۱۵	عابدہ شاہین "	چوہدری غلام احمد صاحب	" " "
۱۶	امۃ الشکور "	عبدالرحمٰن خاں صاحب بنگالی	دارالصدر جنوبی ربوہ
۱۷	امۃ الرشید طور "	عبدالحق صاحب طور	" شرقی "
۱۸	فریدہ بشیر "	بشیر احمد صاحب	دارالنصر شرقی ربوہ
۱۹	رضیہ سلطانہ "	سلطان احمد صاحب	دارالرحمت الف غربی ربوہ
۲۰	نصرت پروین "	سعید احمد عالمگیر	فیکٹری ایریا ربوہ
۲۱	امینہ احمدی "	مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی	دارالعلوم "
۲۲	راشدہ شہناز "	عبدالجلیل خانصاحب	دارالرحمت شرقی الف
۲۳	طاہرہ بشیر "	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	" " ب
۲۴	صادقہ پروین "	عبدالسلام صاحب	" " "
۲۵	عابدہ سلام "	" " "	" " "
۲۶	رفعت منظور "	منظور احمد صاحب	دارالرحمت وسطی الف
۲۷	امۃ السمیع راشدہ "	مولانا ابوالعطاء صاحب	" " "
۲۸	امۃ الرفیق طاہرہ "	" " "	" " "
۲۹	بشریٰ "	محمد شریف صاحب	دارالبرکات ربوہ
۳۰	وقار النساء "	ضیاء الدین صاحب ارشد	" " "
۳۱	صدیقہ علیمہ "	حاجی محمد رمضان صاحب	دارالعلوم ربوہ
۳۲	حمیدہ شاہدہ "	صوبیدار سراجدین صاحب	دارالیمن ربوہ
۳۳	عارفی ربانی "	آفتاب احمد صاحب	" " "
۳۴	سعیدہ مظفر "	مظفر حسین صاحب	" " "
۳۵	بہجت جہاں "	عبدالرحیم صاحب	لالہ موسےٰ
۳۶	فرحت جہاں "	" " "	" "
۳۷	وسیمہ انور "	عبدالحمید صاحب بھٹی	چک رنگ ضلع ساہیوال
۳۸	امۃ الوحید "	چوہدری سراج دین صاحب	دارالرحمت وسطی الف

قرص ذیابیطس (حب جدوار) شوگر کے لئے مفید ہے معتدل۔ مفرح قلب مقوی باہ اور دافع زہر مرگہا ہے قیمت ایک ماہ چار روپے
معجون فلاسفر کثرت پیشاب کو روکتی ہے گردہ اور جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید ہے قیمت ایک ماہ پونے چار روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

تریاق اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں:-

۱ : بڑا گوشت

۲ : چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۵ جنوری ہے۔ (ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی (رحمت بازار ربوہ) ہرنیا کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

ضرورت ہے

دفاتر تحریک جدید کے لئے دو محرر اور ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب جو سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں اپنے مکمل کوائف کے ساتھ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق و سفارش کے ساتھ جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ ہادیوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں

سالانہ چندہ صرف سات روپے — مینیجر

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے — مینیجر

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے متواتر انڈے دینے والی وائٹ لیگہارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے کے چوزے خرید فرما دیں

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

ریٹ یک روزہ چوزے ..... ۱۵۰ روپے سینکڑہ

یک روزہ پٹھیاں ۳۰۰/- روپے سینکڑہ

یک روزہ مرغ ..... ۳۰۰ روپے سینکڑہ

مینیجر

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مینیجر الفضل ربوہ

ھوالشافی

بواسیر خونی ہو یا بادی نئی ہو یا پرانی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے پائلز کیور کے صرف چار کیپسولز سے جڑ سے ختم۔ نمونہ کی خوراک مفت

مکمل کورس (چار کیپسولز) قیمت ۱۰/- روپے

جعلی نقلی دواؤں سے بچنے کے لئے پائلز کیور کا نام یاد رکھیں۔ تمام بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے۔

پیش کردہ کیور ٹیو میڈیسن رجسٹرڈ

۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور

تیار کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

بائیو کیمک ڈاکٹری کورس

بذریعہ ڈاک سیکھ کر معقول آمد اور معزز پیشہ اختیار کریں۔ مدت کورس بیس ماہ تعلیمی قابلیت ایف اے کے برابر۔ کامیاب ہونے پر ڈی۔ پی۔ ایم۔ ڈپلوما ڈپلوما مہیا کیا جاتا ہے قیمت مکمل کورس ۵۰/- روپے

ڈاکٹر ایس اے مجاہد ہومیو

ناظم مجاہد بائیو کیمک تعلیمی سنٹر حافظ آباد گوجرانوالہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے

فی تولہ ۲/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون ۴۸۴۴ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا تیار کردہ

سرمہ نور و نورانی کاجل

— و دیگر —

مجربات

افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتے ہیں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پٹرل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۵۸

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ

بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۴۵۲۳۴

پر تشریف لاویں

ملک عبداللطیف سنگوہی فون ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون ۶۲۵۱۸

ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر

آسان قسطوں پر

محمود ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن کمپنی ۲۱ ہال روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو

یاد رکھیں

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج قیمت مکمل کورس ۲۰/- روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم اخاء تا ۷ اخاء ۱۳۴۹ ہجری شمسی

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا قریباً تین ماہ ایبٹ آباد میں قیام فرمانے کے بعد ۳۰ تبوک بروز بدھ ساڑھے سات بجے شام موٹر کار کے ذریعہ بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لائے۔ اس عرصہ میں حضور وقفہ وقفہ سے مختصر قیام کے لئے ربوہ تشریف لاتے رہے تھے۔ اس روز شام کو مقامی احباب نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر قیادت احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کا پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس روز نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کرنے کے بعد مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں آ جمع ہوئے ساڑھے سات بجے شام جب حضور کی کار احاطہ میں آ کر رکی تو سب احباب نے بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ حضور کے موٹر کار سے باہر تشریف لانے پر سب سے پہلے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے آگے بڑھ کر اور مصافحہ کا شرف حاصل کر کے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور نے جملہ حاضر احباب کو جن میں خاصی تعداد میں بچے بھی شامل تھے باری باری مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

(۳) حضور ایدہ اللہ نے ۲ اخاء کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں تلخی کی اس فضا کا اشارۃً ذکر فرماتے ہوئے جو انتخابات کے قرب اور سیاسی جلسوں اور جلوسوں کی وجہ سے ملک میں پائی جاتی ہے احباب کو احمدیت کی امن پرور تعلیم پر کما حقہٗ عمل اور دعاؤں کے ذریعہ ملک کی فضا کو پاک بنانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے اور اچھی طرح سے یہ امر ہمارے ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ دشمنی کسی سے نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم فتنہ و فساد کے تو دشمن ہیں لیکن مفسد کے دشمن نہیں ہیں۔ اس کے لئے ہمارے دل میں ہمیشہ رحم کا ہی جذبہ اُبھرے گا۔ پس ایک تو ہماری زبان پر تلخی نہیں آنی چاہیئے اور دل میں یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ فساد مٹ جائے اور تلخی دُور ہو جائے۔ دوسرے ہمیں دعاؤں کے ذریعہ ملک کی فضا کو پاک بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ احمدیت کے ذریعہ ہمیں دعاؤں کی قبولیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیر پر زندہ ایمان بخشا گیا ہے۔ پس اگر ہم احمدی ہونے کی حیثیت میں اپنے مقام کو سمجھیں تو احمدیت کی امن پرور تعلیم پر عمل اور دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ ہم تلخی کو دُور کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ حضور نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دل موہ لینے والے پاک نمونے اور دعاؤں کے ذریعہ ملک کی فضا کو تلخی سے پاک کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور اسے کما حقہٗ ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اور دلی بصیرت پر مبنی اس ایمان پر پختہ سے پختہ تر ہوتے چلے جاؤ کہ خدائی فیصلہ کے مطابق احمدیت بہرحال ترقی کرتی چلی جائے گی۔

مزید برآں حضور نے احباب جماعت کو صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید کے تحت ہونے والے کاموں میں کمزوری لائے بغیر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی بھی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر پاکستان کی جماعتیں اور بیرونی ملکوں کی جماعتیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصہ لیں تو اس فنڈ کی مجموعی رقم بآسانی ۲۲ لاکھ تک پہنچ سکتی ہے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے جو خواہش دل میں پیدا کی ہے وہ پوری ہو سکتی ہے اور انشاء اللہ العزیز خدا خود اس کے پورا کرنے کے سامان کر دے گا۔

(۴) ۳ اخاء کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد علی الترتیب مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "اولیائے امت کے الہامات" کے موضوع پر، مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج گھانا مشن نے "جماعتی نظام کے لئے اصول و ہدایات" کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس نے "جمع احادیث کے لئے محدثین کی کاوشیں" کے موضوع پر اپنے تحقیقی مقالے پیش کئے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو ایک بہت پُرمعارف خطاب سے نوازا۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام نے خدا تعالیٰ کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہمہ قدرت ہمہ طاقت قادر و مقتدر خدا ہے۔ وہ عالمین کا خالق بھی ہے اور ربّ العٰلمین بھی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے زندہ اور حقیقی تعلق قائم کرتا ہے دراصل یہی وہ عقیدہ ہے جو انسان میں خدا تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات اور قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا کرتا اور اسے استقامت عطا کرتا ہے جس کے زیر اثر وہ محبتِ الٰہی میں ترقی کر کے پہلے فنا کے مقام پر پہنچتا ہے اور پھر اس کی جناب سے نئی زندگی پاتا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت بے شمار لوگوں کو نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ سے ان کا زندہ تعلق قائم ہوا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے الہام اور کلام سے نوازا اور اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو آسمانی پانی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے ہمیں دیا اس کے نتیجہ میں لاکھوں آدمی اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی کے طفیل ایسے جماعت میں پیدا ہوئے جن سے خدا ہمکلام ہوتا ہے۔ ان خوش نصیب لوگوں میں جن سے خدا تعالیٰ نے ذاتی تعلق قائم کر کے انہیں ہمکلامی کا شرف بخشا ہے۔ صرف ایک ملک کے لوگ نہیں ہیں بلکہ ان میں افریقہ والے بھی ہیں امریکہ والے بھی ہیں یورپ والے بھی ہیں۔ الغرض مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے افراد ان میں شامل ہیں اور وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں سے جو اپنی زندگیوں کو پاک اور مطہر بناتے ہیں اور محبتِ ذاتی کے وصف سے متصف ہو جاتے ہیں ذاتی تعلق قائم کرتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ایک پرسنل (Personal) خدا ہے۔ چونکہ پرسنل خدا پرسنل مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے جس نے ذاتی مشاہدہ کیا ہے کہ ذاتی تعلق پیدا کرنے والا خدا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ فلسفیانہ دلائل، منطقی توجیہات اور اسی قسم کے دوسرے منصوبے اس کے ایمان باللہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی شہادت موجود ہے کہ ذاتی تعلق قائم کرنے والا خدا ہے۔ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نعمت حاصل ہے اور وہ ہر روز اس کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ حضور نے آخر میں احباب کو زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے اور اپنے اس امتیاز کو برقرار رکھنے کی تلقین فرمائی۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

جاوید احمد خاں نے امسال پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی (کیمسٹری) کا امتحان فرسٹ کلاس لے کر نمایاں امتیاز کے ساتھ پاس کیا ہے۔ انہوں نے بفضلہ تعالیٰ یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف اور ان کے خاندان کو یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

دعائے مغفرت

میری بھاوجہ ام الفضل اہلیہ عزیزم عبدالعظیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں بقضائے الٰہی ۴ اکتوبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۵ اکتوبر کو ان کا جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب جماعت سے انکی بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد شفیع نوشہروی۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴